

# واقعہ حرہ اور امام زین العابدین علیہ السلام

<"xml encoding="UTF-8?>

## واقعہ حرہ اور امام زین العابدین علیہ السلام

مستند تواریخ میں ہے کہ کربلا کے بے گناہ قتل نے اسلام میں ایک تہلکہ ڈال دیا خصوصاً ایران میں ایک قوی جوش پیدا کر دیا، جس نے بعد میں بنی عباس کو بنی امیہ کے غارت کرنے میں بڑی مددی چونکہ یزید تارک الصلوٰۃ اور شارب الخمر تھا اور بیٹی بہن سے نکاح کرتا اور کتوں سے کھیلتا تھا، اس کی ملحدانہ حرکتوں اور امام حسین کے شہید کرنے سے مدینہ میں اس قدر جوش پھیلا کر ۶۲ ھء میں اہل مدینہ نے یزید کی معطلی کا اعلان کر دیا اور عبداللہ بن حنظله کو اپنا سردار بن کریم یزید کے گورنر عثمان بن محمد بن ابی سفیان کو مدینہ سے نکال دیا، سیوطی تاریخ الخلفاء میں لکھتا ہے کہ غسیل الملائکہ (حنظله) کہتے ہیں کہ ہم نے اس وقت یزید کی خلافت سے انکار نہیں کیا جب تک ہمیں یہ یقین نہیں ہو گیا کہ آسمان سے پتھر بر سر پڑیں گے غصب ہے کہ لوگ مان بہنوں، اور بیٹیوں سے نکاح کریں۔ علانیہ شرابیں پئیں اور نماز چھوڑ بیٹیوں۔

یزید نے مسلم بن عقبہ کو جو خونریزی کی کثرت کے سبب "مسرف" کے نام سے مشہور ہے، فوج کثیر دے کر اہل مدینہ کی سرکوبی کروانے کیا اہل مدینہ نے باب الطیبہ کے قریب مقام "حرہ" پر شامیوں کا مقابلہ کیا، گھمسان کارن پڑا، مسلمانوں کی تعداد شامیوں سے بہت کم تھی باوجود دیکھ انہوں نے داد مردانگی دی، مگر آخر شکست کھائی، مدینہ کے چیدہ چیدہ بھادر رسول اللہ کے بڑے بڑے صحابی انصار و مہاجر اس بیگانے آفت میں شہید ہوئے، شامی شہر میں گھس گئے مزارات کوان کی زینت و آرایش کی خاطر مسما کر دیا، بزاروں عورتوں سے بدکاری کی بزاروں باکرہ لڑکیوں کا ازالہ بکارت کر ڈالا، شہر کو لوٹ لیا، تین دن قتل عام کرایا، دس بزار سے زائد باشندگان مدینہ جن میں سات سو مہاجر و انصار اور اترے ہی حاملان و حافظان قران علماء و صلحاء و محدث تھے اس واقعہ میں مقتول ہوئے بزاروں لڑکے لڑکیاں غلام بنائی گئیں اور باقی لوگوں سے بشرط قبول غلامی یزید کی بیعت لی گئی۔

مسجد نبوی اور حضرت کے حرم محترم میں گھوڑے بندھوائے گئے یہاں تک کہ لیدکے انبار لگ گئے یہ واقعہ جو تاریخ اسلام میں واقعہ حرہ کے نام سے مشہور ہے۔ ۲۷/ ذی الحجه ۶۳ ھء کو ہواتھا اس واقعہ پر مولوی امیر علی لکھتے ہیں کہ کفر کادوبارہ جنم لینا اسلام کے لیے سخت خوفناک اور تباہی بخش ثابت ہوا بقیہ تمام مدینہ کو یزید کا غلام بنایا گیا، جس نے انکار کیا اس کا سر اتار لیا گیا، اس رسائی سے صرف دوآدمی بچے "علی بن الحسین" اور علی بن عبداللہ بن عباس ان سے یزید کی بیعت بھی نہیں لی گئی۔

مدارس شفاخانے اور دیگر رفاهی کی عمارتیں جو خلفاء کے زمانے میں بنائی گئیں تھیں یا تو بند کر دی گئیں یا مسما کا اور عرب پھرایک ویرانہ بن گیا، اس کے چند مدت بعد علی بن الحسین کے پوتے جعفر صادق نے اپنے جد امجد علی مرتضی کام مکتب خانہ پھر مدنیہ میں جاری کیا، مگر یہ صحرامیں صرف ایک ہی سچان خلستان تھا اس کے چاروں طرف ظلمت و ضلالت چھائی ہوئی تھی، مدینہ پھر کبھی نہ سن بھل سکا، بنی امیہ کے عہدمیں مدینہ ایسی اجری بستی ہو گیا کہ جب منصور عباس زیارت کو مدینہ میں آیا تو اسے ایک رینما کی ضرورت پڑی جو اس کو وہ مکانات بتائی جہاں ابتدائی زمانہ کے بزرگان اسلام ریا کرتے تھے

(تاریخ اسلام جلد ۱ ص ۳۶ ، تاریخ ابوالفداء جلد ۱ ص ۱۹۱ ، تاریخ فخری ص ۸۶ ، تاریخ کامل جلد ۲ ص ۲۹ ، صواعق محرقة ص ۱۳۲) ۔

### واقعہ حرہ اور آپ کی قیام گاہ

تواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی ایک چھوٹی سی جگہ "منبع" نامی تھی جہاں کھبیتی باڑی کا کام ہوتا تھا واقعہ حرہ کے موقع پر آپ شہر مدینہ سے نکل کر اپنے گاؤں چلے گئے تھے (تاریخ کامل جلد ۲ ص ۲۵) یہ وہی جگہ ہے جہاں حضرت علی خلیفہ عثمان کے عہد میں قیام پذیرتھے (عقد فرید جلد ۲ ص ۲۱۶) ۔

### خاندانی دشمن مروان کے ساتھ آپ کی کرم گستاخی

واقعہ حرہ کے موقع پر جب مروان نے اپنی اور ایل و عیال کی تباہی و بربادی کا یقین کر لیا تو عبد اللہ بن عمر کے پاس جا کر کہنے لگا کہ ہماری محافظت کرو، حکومت کی نظر میری طرف سے بھی پھری ہوئی ہے، میں جان اور عورتوں کی بے حرمتی سے ڈرتابوں، انبوں نے صاف انکار کر دیا، اس وقت وہ امام زین العابدین کے پاس آیا اور اس نے اپنی اور اپنے بچوں کی تباہی و بربادی کا حوالہ دے کر حفاظت کی درخواست کی حضرت نے یہ خیال کیے بغیر کہ یہ خاندانی ہمارا دشمن ہے اور اس نے واقعہ کربلا کے سلسلہ میں پوری دشمنی کا مظاہرہ کیا ہے آپ نے فرمادیا بہتر یہ کہ اپنے بچوں کو میرے پاس بمقام منبع بھیج دو، جہاں میرے بچے رہیں گے تمہارے بھی رہیں گے چنانچہ وہ اپنے بال بچوں کو جن میں حضرت عثمان کی بیٹی عائشہ بھی تھیں آپ کے پاس پہنچا گیا اور آپ نے سب کی مکمل حفاظت فرمائی (تاریخ کامل جلد ۲ ص ۲۵) ۔